47627 ـ امام سجدہ کرنا بھول گیا اور پھر اس نے رکعت دوبارہ ادا کی لیکن بعض مقتدیوں نے رکعت نہیں لوٹائی

سوال

امام نے عشاء کی نماز پڑھائی اور یہ امام رسمی نہ تھا، آخری رکعت میں آخری سجدہ نہ کیا، اور سلام پھیر دیا، نہ تو اسے خود یاد آیا اور نہ ہی کسی نمازی نے یاد دلایا، کچھ منٹوں کے بعد ایك نمازی نے آکر اسے یاد دلایا تو اس نے فورا اٹھ کر کہا کہ بھولے ہوئے سجدہ کو کرنے کے لیے ایك رکعت لوٹائی جائیگی، کیا یہ صحیح ہے ؟
اور اگر ایسا نہیں تو صحیح کیا ہے، اور جس نے اس کے ساتھ آخری سجدہ نہیں کیا اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر امام نماز میں بھول جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اسے یاد کرائیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا میں تمہاری طرح بشر ہوں، میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہوں، جب میں بھول جایا کروں تو مجھے یاد دلا دیا کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (401).

مسجد میں جماعت کے مقتدیوں کو چاہیے تھا کہ وہ سبحان اللہ کہتے تا کہ امام متنبہ ہو جاتا اور جو سجدہ وہ بھول گیا تھا وہ کر لیتا.

دوم:

پہلا اور دوسرا دونوں سجدے نماز کے ارکان میں سے ایك رکن ہیں ان کے بغیر نماز صحیح نہیں، جس نے عمدا اور جان بوجھ کر ایك یا دونوں سجدے ترك کیے وہ گنہگار ہے، اور اس کی نماز باطل ہو گی، اور جو شخص ایك یا دونوں سجدے کرنا بھول گیا تو یاد آنے کی صورت میں اسے ادا کرنا ہونگے، چاہے وہ امام ہو یا مقتدی، یا اکیلا نماز ادا کر

رہا ہو، اور جو یہ سجدہ نہ کرے اس کی نماز صحیح نہیں.

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

ارکان واجب ہیں اور واجبات سے زیادہ ضروری ہیں، لیکن یہ ان سے اس میں مختلف ہیں کہ ارکان سہو کے ساتھ ساقط نہیں ہوتے، اور واجبات سہو سے ساقط ہو جاتے ہیں، اور سجدہ سہو کرنے سے یہ کمی پوری ہو جاتی ہے بخلاف ارکان کے، اس لیے جو بھی کوئی رکن بھول گیا تو اسے ادا کیے بغیر نماز صحیح نہیں ہو گی "

دیکھیں: الشرح الممتع (3 / 315).

شیخ کہتے ہیں:

سجدہ سہو ارکان کی کمی پورا نہیں کرتا اس کی دلیل یہ ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو اسے پورا کیا اور جو چھوڑا تھا وہ ادا کرنے کے بعد سجدہ سہو کیے.

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سہو سے ارکان ساقط نہیں ہوتے، اسے ادا کرنا ضروری ہے "

دیکھیں: الشرح الممتع (3 / 323).

آپ کے امام نے یا دلانے کے بعد آخری رکعت مکمل ادا کی وہ اس مسئلہ میں دو اقوال میں سے ایك قول ہے، کہ جس نے آخری رکعت میں سے کوئی رکن چھوڑ دیا اور اسے اس کا علم سلام پھیرنے کے بعد ہوا تو وہ پوری رکعت ادا کرے، امام احمد رحمہ اللہ کا مسلك یہی ہے.

دیکھیں: المغنی (1 / 658).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، ان سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

عصر کی نماز میں امام آخری سجدہ بھول گیا، اور اٹھ کر پوری رکعت ادا کرنے کے بعد تشہد پڑھی اور سلام کے بعد سجدہ سہو کیا، اس کا حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

مشروع یہی ہے کہ جب امام سجدہ بھول جائے پھر اسے یاد آئے یا اسے متنبہ کیا جائے، تو وہ اٹھ کر مکمل رکعت ادا

کرے اور سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے، یہی افضل ہے، اور اسی طرح منفرد شخص کا حکم بھی یہی ہے، اور اگر وہ سلام سے قبل سجدہ سہو کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، لیکن سلام کے بعد کرنا افضل ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (11 / 277).

اس مسئلہ میں دوسرا قول:

پوری رکعت ادا کرنا لازم نہیں، بلکہ جو رکن بھول گیا ہو اسے اور اس کے بعد کو ادا کرے.

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا مسلك یہی ہے.

دیکھیں: المجموع (4 / 33).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے اسے اختیار کیا ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (3 / 374).

حاصل یہ ہوا کہ امام کی نماز اور جنہوں نے اس کے ساتھ نماز مکمل کی ان کی نماز صحیح ہے.

اور جنہوں نے اس کے ساتھ نماز مکمل نہیں کی اور جو سجدہ رہ گیا ہے وہ نہیں کیا اس کی نماز صحیح نہیں، ان پر نماز دوبارہ ادا کرنی واجب ہے.

واللہ اعلم .